صرف احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
FR-10
1913ء سے جاری شدہ
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 25 جنوری 2016ء 14 ربیع الثانی 1437 ہجری 25 صلح 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 21

منہ پھیر لیا

حضرت علیؓ نے جنگ جمل میں پوری جرأت کے ساتھ ایک مخالف پر ایسا زبردست وار کیا کہ اس کا سلامت بچنا ممکن نہیں تھا۔ جس کے نتیجہ میں وہ ایسی بدحواسی کے ساتھ گھوڑے سے گرا کہ بالکل برہنہ ہوگیا۔ فاتح خیبر نے اپنے جانی دشمن کو اس حال میں دیکھ کر منہ پھیر لیا اور کوئی تعرض کئے بغیر واپس ہوگئے۔ (سیر الصحابہؓ جلد اول ص 282)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میرٹھ کے اخبار شحنۂ ہند نے حضرت مسیح موعود کی مخالفت کے لئے اپنے اخبار کا ایک ضمیمہ جاری کیا جس میں خوب گند اچھالا جاتا۔ اس سے میرٹھ کے احباب جماعت کی سخت دلآزاری ہوتی۔ صدر جماعت حضرت شیخ عبدالرشید صاحب نے حضور سے اجازت چاہی کہ اخبار کے توہین آمیز مضامین پر عدالت میں نالش دائر کی جائے۔ حضور نے اجازت نہ دی اور فرمایا:

”ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے۔“

ایک بار حضرت مسیح موعود کے قیام لاہور کے دوران ایک قوی ہیکل شخص نے جوان ایام میں مہدی ہونے کا مدعی تھا پیچھے کی طرف سے آکر اچانک آپ پر حملہ کر دیا اور زمین پر گرانے کی کوشش کی۔ حضور کے ایک ساتھی حضرت سید فضیلت علی شاہ صاحب نے لپک کر اسے پکڑ لیا اور دھکا دے کر علیحدہ کیا اور مارنے کا ارادہ کیا جس پر حضور نے بڑی نرمی سے مسکراتے ہوئے فرمایا:

”شاہ صاحب! جانے دیں اور اسے کچھ نہ کہیں۔ بے چارہ سمجھتا ہے کہ ہم نے اس کا عہدہ سنبھال لیا ہے۔“

حضرت مسیح موعود دشمنوں سے حسن سلوک ہی نہ فرماتے تھے ان کے لئے دعا گو بھی رہتے۔ اس بارے میں خود آپ کا بیان فرمودہ اسوہ یہ تھا۔

”بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا...... شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں۔“

(ڈائری حضرت مسیح موعود 4 دسمبر 1901ء)

اس حسن سلوک کا ایک عجیب اظہار حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے اس دوران دیکھا کہ جب پنجاب میں طاعون زوروں پر پھیلی ہوئی تھی اور بڑی تعداد میں لوگ ہر روز اس کا شکار ہو رہے تھے تو انہوں نے حضرت مسیح موعود کو علیحدگی میں دعا کرتے سنا۔ اس دعا کی کیفیت آپ نے یوں بیان کی:

”اس دعا میں آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا اور آپ اس طرح آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کر رہے تھے کہ جیسے کوئی عورت دردِ زہ سے بے قرار ہو۔ میں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق خدا کے واسطے طاعون کے عذاب سے نجات کے لئے دعا فرما رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ الٰہی! اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہوگئے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا۔“

مربیان اور عہدیداران وقف عارضی کرنے کی تلقین کریں

مربیان اور عہدیداران کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:

”مربیان کو بھی چاہئے اور عام عہدیداران کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو“۔

(الفضل 27 راگست 1969ء)

”میں احباب جماعت عہدیداران جماعت اور خصوصاً امراء اضلاع کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں...... اُمراء اضلاع کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے ......جماعت کے مستعد اور مخلص احباب کو اپنی ذمہ داری کی طرف متوجہ کریں تا زیادہ سے زیادہ احمدی اس مقصد کے پیش نظر اور خدمت (دین) کیلئے اپنے وقت کا تھوڑا اور حقیر سا حصہ پیش کریں“

(الفضل 13 راپریل 1966ء)

(مرسلہ:۔ نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی)

حضور انور کے بعض پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آئندہ چند دنوں میں ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے بعض پروگرام پاکستانی اوقات کے مطابق درج ذیل شیڈیول کے مطابق نشر ہوں گے۔ احباب استفادہ کریں۔

گلشن وقف نو اطفال

25 جنوری	7:45pm, 6:25pm
26 جنوری	11:20pm, 12:00pm
27 جنوری	6:50am

گلشن وقف نو ناصرات

30 جنوری	11:25pm
31 جنوری	11:50am, 6:25am, 11:25pm, 9:05pm,
یکم فروری	6:25am
2 فروری	11:20am, 12:00pm
3 فروری	7:25am

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مکرم محمد کولمبس خان صاحب صدر جماعت مہدی آباد جرمنی

مہدی آباد جرمنی ۔ نئی سکیم کا پہلا قدم

جلسہ سالانہ انگلستان 1989ء کے موقعہ پر اپنے دوسرے روز کے خطاب میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

’’جرمنی جیسے ملک میں جہاں زمین کی بے حد قیمت ہے اور تعمیری علاقوں میں تو زمین کی بہت ہی زیادہ قیمت ہے خدا کے فضل سے ہمیں ایک اتنا بڑا رقبہ عطا ہوا جس میں بہت بڑا مشن ہاؤس پہلے سے بنا ہوا موجود ہے۔ اب جب ہم (بیت الذکر) تعمیر کر لیں گے تو ایک نئی سکیم کا یہ پہلا حصہ ہوگا پہلا قدم ہوگا۔ جب میں گزشتہ Centenary جلسے میں شرکت کرنے کے لئے جرمنی پہنچا تو ان سے میں نے یہ تحریک کی کہ آپ خدا کے فضل سے بہت تیزی سے آگے بڑھنے والی جماعت ہیں اور اس وقت تمام مغربی دنیا کی جماعتوں کے لئے ایک نمونہ بن چکے ہیں۔ اس لئے میری یہ خواہش ہے کہ صد سالہ جشن تشکر کو اس طرح منائیں کہ آپ مغربی دنیا کا پہلا ملک ثابت ہوں جہاں سو (بیوت الذکر) تعمیر کی جائیں۔ جرمنی کی جماعت نے اس پر لبیک کہا اور خدا کے فضل سے ہر طرف ایک رَو چل پڑی ہے اس عظیم خدمت کی سعادت حاصل کرنے کی اور یہ پہلی (بیت الذکر) ہوگی سو سالہ سکیم میں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف یہ کہ ہم ترقی کر رہے ہیں اور مسلسل ترقی کر رہے ہیں بلکہ ترقی کی رفتار میں حیرت انگیز اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔‘‘

مہدی آباد کا یہ ابتدائی تعارف تھا جو حضور انور نے اس جلسہ کے موقع پر کروایا۔ مہدی آباد پروجیکٹ جو احمدیت کی نئی صدی میں اللہ تعالیٰ کا ایک پہلا اور بڑا انعام شمار ہوتا ہے بعد میں مذکورہ نئی سکیم کے تحت عطا ہونے والے پے در پے الٰہی انعامات کا پیش رو ثابت ہوا۔ اِس کے کچھ ہی عرصہ بعد ہمبرگ میں بیت الرشید کی خرید ممکن ہوگئی جہاں خدا کے فضل سے بیک وقت سینکڑوں افراد نماز یں ادا کر سکتے ہیں اور اب تک جماعت جرمنی چالیس کے لگ بھگ نئی خوبصورت اور کشادہ بیوت الذکر تعمیر کرنے کی توفیق پا چکی ہے اور اس تعداد میں آئے دن اضافہ ہو رہا ہے۔

جرمنی کے سولہ صوبوں میں سے شلیسو یگ ہولسٹائین Schleswig Holstein شمال کی جانب ڈنمارک کے بارڈر کے ساتھ ایک صوبہ ہے جو کسی زمانہ میں ڈنمارک کے زیر تسلط بھی رہا ہے اِس کے اور زیریں سیکسونی Nieder Sachsen کے درمیان ایک دریا ہے جو ایلبے Elbe کہلاتا ہے۔ دونوں صوبوں کی خاصیت یہ ہے کہ یہاں زرعی پیداوار نمایاں ہے۔ ان دونوں کے درمیان ہمبرگ کا ایک شہری صوبہ ہے جو دریا کے دونوں اطراف میں واقع ہے۔ یہ دریا کافی گہرا اور بحیرہ شمالی سے سو کلومیٹر پر ہے اس وجہ سے ہمبرگ کی بندرگاہ یورپ کی دوسری بڑی بندرگاہ کا درجہ رکھتی ہے۔ اِسی خصوصیت کی بدولت اس شہر کو عالمی بحری عدالت کا صدر مقام بنایا گیا ہے۔

ہمبرگ میں ہی جماعت جرمنی کا پہلا مشن قائم ہوا اور پھر 1957ء میں بیت فضل عمر تعمیر ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے بعد یورپ میں دو بڑے مراکز خریدنے کی تحریک کے نتیجے میں انگلستان میں اسلام آباد اور فرینکفرٹ کے قریب ناصر باغ خریدا گیا لیکن جماعت کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے پیش نظر ہمبرگ میں یا اس کے قرب میں بھی ایک بڑی جگہ کی تلاش تھی اور خوش قسمتی سے بیت فضل عمر سے 36 کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک گاؤں Nahe میں مکرم حبیب اللہ طارق صاحب کے ذریعہ جو اپنے کاروبار کے سلسلہ میں موزوں جگہ کے متلاشی تھے جماعت کے علم میں ایک قابل فروخت زرعی فارم لایا گیا جسے جماعت نے نیلامی میں چھ لاکھ مارک میں خرید لیا۔ یہ جگہ قریباً ساڑھے چھ ایکڑ شہری آبادی کی حدود میں ہے جبکہ بیرون از شہر اس کا ایک تہائی حصہ ٹاؤن کمیٹی کو فروخت کرنے کے بعد ایک مربع کے لگ بھگ زرعی زمین ہے۔ مہدی آباد جو شہری آبادی کے اندر ہے وہاں زرعی فارم کی ضرورت کے مطابق گائیوں کے لئے بڑے بڑے ہال تھے ان کو درست کرنے کے بعد جماعتی پروگراموں کے لئے استعمال کے قابل بنا لیا گیا ہے۔ جہاں سینکڑوں افراد بیک وقت خدائے واحد کی عبادت کر سکتے ہیں۔

اس سے ملحقہ بلڈنگ میں تین منزلہ مکان اور مربی ہاؤس کے علاوہ جماعتی دفاتر کے لئے کمرے موجود ہیں۔ اس جگہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع 17 ستمبر 1989ء کو پہلی بار رونق افروز ہوئے جہاں حضور انور کی اجازت سے ہمارے نیشنل امیر مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اس سنٹر کے نام کا بطور مہدی آباد اعلان فرمایا۔ اسی شام یہاں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں اس علاقہ کے کئی نمائندگان شامل ہوئے جن میں محترمہ فراؤ موزر Moser بھی تھیں (جو بعد میں ہمارے صوبے کی وزیر صحت مقرر ہوئیں۔ جب تک زندہ رہیں لجنہ اماء اللہ کے پروگراموں میں بڑے اشتیاق سے شامل ہوتی رہیں) اس سے اگلے روز حضور نے ریجن ہمبرگ سے آمدہ احبابِ جماعت کو زیارت اور مصافحہ سے نوازا۔

اس جگہ کی خرید کے تھوڑے دنوں بعد دین حق سے مغرب کی فطری خوفزدگی کے نتیجہ میں سماجی اور سیاسی سطح پر مخالفت کی ایک تحریک بڑے زور شور سے اُبھری جس کے مطالبہ پر وقتی طور پر اس بلڈنگ میں حکومت کی طرف سے ہر قسم کی تبدیلی پر پابندی لگا دی گئی اور جماعت کی طرف سے اس میں جن تبدیلیوں کی غرض سے درخواست دی گئی تھی وہ چند سال تک بغیر جواب کے فائل میں لگی رہی۔ اس ملک میں خدا کے فضل سے قانون کی حکمرانی ہے اور عدلیہ عموماً بلا رُو رعایت انصاف کرتی ہے۔ جماعت کی طرف سے عدالت کی طرف رجوع کرنے کے لئے ضروری تھا کہ ہماری درخواست کو محکمانہ طور پر رد کیا جائے۔ ہمارے وکیل کے نوٹس پر آخر کار متعلقہ محکمہ نے تحریراً ہماری درخواست کو رد کر دیا۔ کسی سرکاری محکمہ کی طرف سے حق تلفی پر ایک ماہ کے اندر اندر دعویٰ عدالت میں دائر کیا جا سکتا ہے۔ اس کو Verwalttungsgericht یا Addministrative Court کہتے ہیں جو علی الترتیب ضلعی۔ عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ ہوتی ہیں۔ اگر خدانخواستہ عدالت عظمیٰ میں کسی فرد یا گروہ کو حق تلفی کا احساس ہو تو وہ دستوری عدالت میں بھی استدعا کر سکتا ہے۔ جس کا حال ہی میں ایک شاندار نمونہ سامنے آیا ہے۔ ایک استانی جو سر ڈھانپ کر نوکری کرنا چاہتی تھیں انہیں ملازمت سے فارغ کر دیا گیا اور تمام عدالتوں میں فیصلہ مذکورہ خاتون کے خلاف ہی ہوا۔ لیکن انجام کار اب اس دستوری عدالت نے اس خاتون کے حق میں فیصلہ دے دیا ہے جس کی تعمیل واجب ہوگئی ہے۔ عدالتوں کے احترام کی یہ کیفیت ہے کہ توہین کا نوٹس کبھی سننے میں نہیں آیا۔

جماعت کو جب عدالت عالیہ سے حسب منشاء مطابق مشن ہاؤس کی تعمیر اور تبدیلی کی اصولی اجازت حاصل ہوگئی تو ہم نے مقامی آبادی کے نمائندگان اور مخالفین کو مہدی آباد میں ایک دعوت دی اور یہ بتایا کہ ہم عدالت کی وساطت سے حق کے حصول کے نتیجہ میں کسی برتری کے احساس میں مبتلا نہیں ہوئے اور اپنے ماحول میں محبت کی فضا کو اپنے موٹو Love for All Hatred for None کے مطابق اپنے عمل کے ذریعہ خوشگوار رکھنا چاہتے ہیں۔ جرمنوں میں یہ بھی ایک بڑی خوبی ہے کہ مخالفت برائے مخالفت نہیں کرتے اور جب اپنے موقف کی غلطی کا پتہ چل جائے تو صدق سے تسلیم بھی کر لیتے ہیں۔ اب اِسی جگہ سے لوگ ہمارے مخلصانہ رویہ کے نہ صرف معترف ہیں بلکہ ہمارے پروگراموں میں بصد شوق شرکت کرتے ہیں اور نئی بیوت کی تعمیر کے وقت ہماری بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ الحمدللہ جماعت کو ہر جگہ سخت مخالفین کو ہمدردوں میں تبدیل کرنے کی توفیق ملتی رہتی ہے۔

مہدی آباد ایک مین روڈ پر ہے جبکہ اسی سڑک سے نکلنے والی ایک نصف دائرہ سڑک دوبارہ مین سڑک پر جا ملتی ہے اور دائرہ کے اندر کی جانب مکانات بھی پہلے اِسی کھاتے کا حصہ تھے۔ ان کے اور سڑک کے درمیان کچھ حصہ زمین ہماری تھی جو ہمارے کسی استعمال میں نہ آ سکتی تھی۔ اس کو سڑک کی توسیع کے لئے اور کچھ زمین بیرونی حصہ سے (ایک تالاب بنا کر پانی کو ذخیرہ کرنے کے لئے) ٹاؤن کمیٹی نے جماعت سے معقول قیمت پر خرید لیا اور اس طرح ہماری ادا کردہ قیمت کا ایک کثیر حصہ ہمیں واپس مل گیا۔ ہاؤس کا ایک حصہ کرایہ پر ایک احمدی فیملی کے زیر استعمال ہے۔ اس پہلو سے دیکھا جائے تو یہ جگہ اب مفت انعام کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔

اس جگہ کی خوش نصیبی ہے کہ یہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہِ شفقت قافلہ سمیت 1994ء میں چند ایام کے لئے قیام بھی فرمایا۔ انہی ایام میں ایک بڑی بار بی کیو پارٹی کا یہاں اہتمام کیا گیا جس میں حضور انور نے ازراہِ شفقت شرکت فرمائی۔ ایک سہانی شام تھی جو تمام شاملین کے لئے یادگار رہے گی۔ ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اس جگہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کر چکے ہیں۔ اب مہدی آباد کی تعمیراتی پلاننگ وغیرہ کا کام ہو رہا ہے۔ جس میں بیت البصیر کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز کے لئے ایک گیسٹ ہاؤس کی تعمیر بھی شامل ہے۔

مہدی آباد جماعت جو 1979ء میں چند افراد کے ذریعہ Norderstedt میں قائم کی گئی تھی اور مشن ہاؤس مہدی آباد کی خرید کے بعد مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ کی خواہش پر اس جماعت کا نام تبدیل کر کے مہدی آباد رکھ دیا گیا۔ اب ترقی کرتے کرتے یہ تجنید اڑھائی صد سے زائد ہو چکی ہے جس کا سالانہ لازمی چندہ جات کا بجٹ امسال بفضل خدا ایک لاکھ بارہ ہزار یورو ہے۔ اسی طرح بفضل اللہ تعالیٰ ہر سال تحریکات، تحریک جدید، وقف جدید میں نمایاں قربانی کی توفیق پا کر خلیفہ وقت کی زبانِ مبارک سے ان تحریکات کے نئے سالوں کے اعلانات کے موقع پر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ کی خوشنودی کے حصول کی مورد ہو رہی ہے۔ دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مہدی آباد کو حقیقی معنوں میں مہدی آباد بنائے اور ہماری اگلی نسلوں کو بھی خلافت سے دِلی وابستگی اور کامل فرمانبرداری کی توفیق بخشے۔ آمین

☆..................☆..................☆

حضرت علی احمد صاحب بھاگلپوری

’’حضرت علی احمد صاحب بھاگلپوری سن رسیدگی کے باوجود حتی المقدور باجماعت نماز بیت الذکر میں ادا فرماتے بہت دعا گو بزرگ تھے۔ اور بیت المبارک میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح کے قریب ہی صف اول میں شریک نماز ہوتے تھے۔‘‘

مکرم عطاء النور صاحب

میرے نانا جان مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی

حالات وواقعات، دینی خدمات اور دعوت الی اللہ کے لئے جوش جذبہ

میرے نانا جان محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی مارچ 1912ء کو بٹالہ کے قصبہ دیالگڑھ میں پیدا ہوئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔ آپ کے والدمحترم حضرت حکم دین صاحب حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ آپ کی والدہ کا نام نواب بی بی تھا۔

دیالگڑھ قادیان سے شمال مغرب کی جانب بٹالہ سے تین میل کی مسافت پر ہے۔ قادیان سے اس کی مسافت قریباً 19 کلومیٹر ہے۔ وڈالہ کرنٹھیاں جو قادیان اور بٹالہ کے درمیان ریلوے سٹیشن ہے دیالگڑھ سے دو میل کی دوری پر واقع ہے۔ دیالگڑھ قدرے اونچائی پر واقع ہے۔ جس کی آبادی قریباً دو اڑھائی ہزار نفوس پر مشتمل تھی تمام گاؤں مسلمان جاٹوں کا تھا۔ کوئی ہندو یا سکھ اس گاؤں میں مالک نہ تھا۔

ابتدائی تعلیم

آپ کے والدمحترم کی بہت خواہش تھی کہ میرا بیٹا اپنی زندگی وقف کرے۔ چنانچہ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نانا جان نے 1931ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ لے لیا۔ آپ بہت محنتی، جفاکش اور دعاگو انسان تھے۔ 1935ء میں مربی سلسلہ کی حیثیت سے جب آپ نے میدانِ عمل میں قدم رکھا تو پوری تندہی اور محنتِ شاقہ سے ہر کام انجام دیا۔ غالبًا انہی دنوں میں آپ کے والدمحترم نے ایک خواب دیکھا جو نانا جان کی ڈائری میں یوں درج ہے۔ آپ کے والد صاحب فرماتے ہیں:

''میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود بیت اقصیٰ قادیان کی محراب میں تشریف فرما ہیں اور جماعت کے دوست باادب طریق سے صفوں میں بیٹھے ہیں ایک طرف سے باری باری ایک ایک شخص آتا ہے اور حضرت مسیح موعود کی خدمت میں کوئی نہ کوئی درخواست کرکے چلا جاتا ہے۔ جب میری باری آئی تو میں اُٹھ کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پہلے حضور سے مصافحہ کیا اور اس کے بعد درخواست کی کہ حضرت میرے لڑکے محمد اسمٰعیل کے متعلق دعا فرمائیں چنانچہ حضور نے اسی وقت ہاتھ اُٹھا کر دعا فرمائی۔''

مربی سلسلہ بنتے ہی آپ نے نظامِ وصیت کے بابرکت نظام میں بھی شمولیت اختیار کرلی۔ میدان عمل میں قدم رکھنے سے لے کر تا دم آخر خدماتِ سلسلہ مکمل جانفشانی اور وفاداری سے ادا کرتے رہے۔ اس طرح مسلسل 48 سال تک آپ خدمتِ دین میں مجاہدانہ شان اور بھرپور عزم کے ساتھ مصروف عمل رہے۔ آپ مولوی فاضل بھی تھے۔

پہلی شادی اور اولاد

مربی سلسلہ بننے کے بعد کچھ عرصہ آپ قادیان میں ہی رہے اسی دوران آپ کی پہلی شادی مکرمہ اقبال بیگم صاحبہ سے ہوئی جن سے آپ کی دو صاحبزادیاں ہوئیں۔ لیکن آپ کی پہلی اہلیہ 1942ء میں وفات پاگئیں۔ آپ موصیہ تھیں حالات کے پیش نظر آپ کی تدفین دیالگڑھ میں ہوئی لیکن آپ کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں موجود ہے۔

دوسری شادی اور اولاد

حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر آپ نے 1943ء میں ہماری نانی اماں مکرمہ امۃ الرؤف صاحبہ سے دوسری شادی کی۔ آپ محترم بابو محمد بخش صاحب کی صاحبزادی اور محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ پانچ بیٹیاں اور پانچ بیٹے صاحب اولاد ہوئے۔

فروری 1957ء میں آپ کی پہلی زوجہ سے بڑی بیٹی رفیقہ خانم وفات پاگئیں۔ ان کی وفات سے چند دن قبل جب وہ سکول سے واپس آرہی تھیں کہ ایک جنازہ جاتے دیکھا۔ کسی نے بتایا کہ جنازہ حضور (حضرت مصلح موعود) پڑھائیں گے۔ تو آپ کے منہ سے بھی بے اختیار نکل گیا کہ کاش میں بھی فوت ہوجاؤں اور میرا جنازہ بھی حضور پڑھائیں۔ چند دن بعد ہی آپ کو بخار ہوا اور وفات ہوگئی۔ نانی جان بتاتی تھیں کہ نانا جان دو دن پہلے دورے پر گئے تھے اور اپنی بیٹی کے متعلق خواب بھی دیکھ چکے تھے کہ میں پٹڑی تک جاتا ہوں اور واپس آتا ہوں اور فکرمند ہوں مگر آپ نے سب خدا پر چھوڑا اور دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے دورہ پر چلے گئے۔ نانا جان کی عادت تھی کہ جب بھی دورہ سے واپس آتے تو بیت مبارک میں دو نفل ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت مصلح موعود نے آپ کی بیٹی کا جنازہ پڑھایا اور فرمایا کہ یہ ایک ایسے مجاہد کی بیٹی کا جنازہ ہے جو خدمت دین میں مصروف رہا تھا۔ نانا جان جب دورہ سے واپس لوٹے تو سیدھا بیت مبارک گئے اس وقت جنازہ ہو رہا تھا لیکن آپ کو علم نہیں تھا کہ یہ کس کا جنازہ ہے۔ حضرت مصلح موعود جنازہ پڑھا کر واپس چلے گئے تو کسی نے بتایا کہ مولوی صاحب آگئے ہیں اس پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے آپ کو گلے لگایا اور آپ کو بیٹی کی وفات کی خبر دیتے ہوئے افسوس فرمایا۔ نانا جان نے نہایت صبر اور استقامت کا مظاہرہ دکھایا۔ اسی سال خاکسار کی والدہ کی پیدائش ہوئی۔ ان دنوں میرے نانا جان حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے ماتحت کام کرتے تھے۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال نے نانا جان کو بتایا کہ جب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سے عرض کی کہ ''مولوی دیالگڑھی دے گھر چھیویں کڑی ہوئی اے'' حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کام میں مصروف تھے نظر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا **اب لڑکی نہیں ہوگی اس کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے لڑکے ہی ہوئے اور خدا تعالیٰ نے چھ کا ہندسہ بھی قائم رکھتے ہوئے چھٹی لڑکی کے بعد چھ ہی لڑکے دیئے اور کوئی بیٹی نہیں ہوئی۔** جو خدا تعالیٰ کا ایک نشان ہے اور صرف یہی نہیں بلکہ یہ نشان میری والدہ کے حق میں بھی پورا ہوا جن کی پیدائش پر حضرت مصلح موعود نے یہ فقرات فرمائے تھے۔ میری والدہ کے ہاں بھی سب سے پہلے بیٹی کی پیدائش ہوئی اور اس کی وفات کے بعد چھ بیٹے ہی ہوئے۔

جماعتوں میں خدمات

آپ کی قادیان سے باہر پہلی تقرری 1938ء میں گھٹیالیاں کے پرائمری سکول ضلع سیالکوٹ میں بطور ہیڈ ماسٹر ہوئی۔ اسی دوران آپ کو اس سکول کی عمارت کی تعمیر کا بھی موقع ملا۔ اس کے بعد آپ کو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری قادیان بلالیا گیا جہاں شعبہ زودنویسی میں چندسال خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ جہاں آپ نے حضرت مصلح موعود کے خطابات اور تقاریر قلمبند کئے۔ **کچھ عرصہ روزنامہ الفضل قادیان میں بھی خدمات سرانجام دیتے رہے۔** اسی دوران دوسری شادی ہوئی اور پھر آپ کی تقرری لکھنؤ میں ہوگئی۔ آپ نے یوپی اور لکھنؤ وغیرہ کے علاقوں میں مناظرے کئے۔ تقسیم ملک کے بعد 1948ء میں پاکستان آگئے اور 1958ء تک مربی انچارج لائلپور (فیصل آباد) اور پھر دو سال ربوہ رہنے کے بعد دوبارہ 1960ء تا 1968ء تک مربی انچارج فیصل آباد مقرر ہوئے۔ پھر 1968ء تا 1970ء مربی انچارج شیخوپورہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ 1970ء تا وقت وفات آپ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ اصلاح و ارشاد رہے۔ 1953ء کے پُرآشوب اور نامساعد حالات میں آپ بحیثیت مربی انچارج لائلپور میں متعین تھے۔ ان حالات میں حضرت مصلح موعود نے آپ کے کام کو سراہا۔

محترم نانا جان کی ایک اہم خدمت ملفوظات حضرت مسیح موعود کی جلد چہارم تا دہم مرتب کرنا ہے۔ آپ کا یہ عظیم تاریخی کارنامہ ہمیشہ کے لئے آئندہ نسلوں پر ایک احسان ہے۔ آپ شاعر بھی تھے اور کئی نظمیں بھی ضبطِ تحریر کیں۔ آخری عمر میں حضرت مسیح موعود کی بعض اردو نظموں کا پنجابی ترجمہ بھی کیا۔ آپ صاحب تصنیف بھی تھے آپ نے ایک کتاب داستانِ مرزا کے جواب میں ''خلیل احمد'' کے نام سے لکھی جس میں واقعاتی قصہ کے رنگ میں کہانی بیان کرکے عیسائیت کے خلاف دلائل مرتب کئے گئے ہیں۔ دوسری تصنیف شیخوپورہ کے ایک دیوبندی مولوی کے رسالہ کے جواب میں تحریر کی جس کا نام ''کلمۃ الحق'' ہے۔ اس کتاب میں بھی بھرپور دلائل پیش کئے گئے ہیں۔

جب خاکسار دفتر روزنامہ الفضل میں تھا تو ان دنوں خاکسار محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت سے ایک بار ان کے الفضل میں شائع ہونے والے ایک مضمون کے حوالے سے ان کے پاس ان کے دفتر میں گیا۔ اس دوران خاکسار نے جب اپنا تعارف کروایا کہ خاکسار مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی کا نواسہ ہے تو مولوی صاحب نے کرسی سے اٹھ کر مجھے مصافحہ کیا اور بہت خوش ہوئے اور پھر ان کی چند یادیں مجھ سے بیان کیں جن میں خاص کر 1953ء کے حالات کا تذکرہ بھی تھا اس گفتگو میں جہاں نانا جان کی خدمات کا ذکر تھا وہاں ان کے متعلق ایک خاص بات جو انہوں نے مجھ سے بیان کی وہ یہ تھی کہ مولانا صاحب کی تحریر ''خلیل احمد'' ان کا ماسٹر پیس (Master piece) ہے اسے ضرور پڑھنا۔

1948ء میں نانا جان نے فرقان فورس میں بھی خدمات سرانجام دیں۔ آپ اس فورس میں بطور انسٹرکٹر بھی فرائض نبھاتے رہے اور جنگ میں بھی شامل ہوئے۔

کام کرنے کا جذبہ نانا جان میں کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ لوگ وقتاً فوقتاً اپنے کاموں کے لئے آتے رہتے تھے۔ تپتی دوپہر ہو یا سخت سردی کبھی کسی کے کام کرنے میں تامل نہ کرتے تھے۔ آپ کی طبیعت میں خودداری بہت تھی اور سب بچوں کو بھی اسی پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کرتے تھے۔

آپ کی زندگی میں پے درپے صدمات آئے مگر آپ ہرحال میں راضی برضا ہی رہے، 1942ء میں پہلی زوجہ کی وفات ہوئی۔ جس کے بعد دو بیٹیوں کی ذمہ داری آپ پر پڑگئی۔ پھر 1944ء میں بڑے بھائی کی ناگہانی وفات ہوگئی اور ان کی اولاد کی ذمہ داری بھی آپ پر آگئی پھر چند ماہ بعد والدہ کی وفات ہوگئی۔ اس کے بعد پارٹیشن کے وقت دوسری بیوی، بچوں سے دوری اور ایک بیٹے کی وفات ہوئی۔ جس کے بعد والدمحترم کی وفات جیسے صدمات کا سامنا نہایت صبر اور حوصلہ سے کیا اور ہمیشہ راضی برضا رہے۔ ایک بیٹے کی وفات پر آپ کی ڈائری میں مندرجہ ذیل عبارت درج ہے:

''13 دسمبر 1964ء کو عاجز کا بہت خوبصورت اور پیارا بچہ بعمر سوا چار ماہ اپنے مولا حقیقی سے جاملا۔ سات آٹھ روز بعارضہ نمونیہ سخت بیمار رہا کوئی علاج بھی کارگر نہ ہوا۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا اذن نہ ہو علاج کوئی چیز نہیں۔ احباب جماعت بھی بڑی محبت اور خلوص سے دعائیں کرتے رہے مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی 13 دسمبر 1964ء کو پونے چار بجے صبح جب خاکسار کی اہلیہ نے مجھے جگایا تو میں جاگتے ہی سمجھ گیا اور جب بچہ کو دیکھا تو وہ ابدی زندگی کے سفر پر روانہ ہوچکا تھا خاکسار نے انا للہ ...... پڑھا۔

اپنی اہلیہ اور بچوں کو تسلی دی اور صبر کی تلقین کی وضو کر کے دو نفل پڑھے اور اپنے مالک کے سامنے عرض کی کہ ہم تیری تقدیر پر انشراحِ صدر سے راضی ہیں تو ہمیں اپنی محبت عطا فرما اور اپنی رضا کے راستے پر چلا اور اس بچہ کو جو ہم سے رخصت ہو کر تیرے حضور حاضر ہو گیا ہے اگلی دنیا میں اس کے ذریعے ہمارے لئے حسنات مہیا فرما اور اس کی رُوح کو طمانیت اور مسرت عطا فرما۔ اس کے بعد احبابِ جماعت اور اپنے رشتہ داروں کو خبر پہنچانے کا انتظام کیا۔ فجر کی نماز بیت الذکر میں جا کر ادا کی نماز کے بعد مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لائلپور نے اپنا خواب سنایا۔ انہوں نے بتایا کہ مولوی صاحب کا بچہ کئی دنوں سے بیمار تھا۔ باقی دوستوں کی طرح میں بھی بچہ کی صحت کے لئے دعا میں مصروف تھا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ بچہ فوت ہو گیا ہے اور اس بچے کی وفات پر مولوی صاحب کو راضی بقضا صابر اور مطمئن دیکھا۔ جس طرح حضرت مسیح موعود اپنے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی وفات پر مطمئن صابر اور راضی بقضا تھے۔ چنانچہ آج بیت الذکر میں آکر میں نے اس خواب کو حرف بحرف پورے ہوتے دیکھا۔ جب خاکسار نے دیکھا کہ جس بچہ کی بیماری پر مولوی صاحب بہت پریشان تھے آج جب وہ فوت ہو گیا ہے تو مولوی صاحب نے کمال صبر سے حسبِ دستور اپنا کام جاری رکھا نماز پڑھائی درس دیا اور اس کے بعد اطمینان سے دوستوں کے ساتھ باتیں کرتے رہے اور جب میں یہ سب دیکھ چکا تو میں نے ضروری سمجھا کہ اپنا خواب بیان کروں جو ہو بہو اسی طرح پورا ہوا جس طرح دیکھا تھا۔

اسی طرح 17۔ اگست 1981ء کو جب آپ کے داماد حافظ عبدالحفیظ صاحب جو فجی میں دعوت الی اللہ کے دوران ایک کار حادثہ میں شہید ہوئے کی وفات کی اطلاع موصول ہوئی تو خاکسار کی خالہ جو حافظ صاحب کی اہلیہ تھیں ان دنوں بہاولپور مکرم حافظ صاحب کے والدین کے پاس گئی ہوئی تھیں۔ سیلاب اور بارشوں کے باعث ان کی گاڑی بارہ گھنٹے دیر سے ربوہ پہنچی۔ یہ وقت نانا جان نے سخت کرب اور پریشانی اور دعا میں گزارا اور جب خالہ کے پہنچنے کی اطلاع موصول ہوئی تو نانا جان گھر سے باہر آگئے اور آپ کو گلے لگا لیا۔ تھپکیاں دیں اور ساتھ ساتھ کہتے جاتے تھے۔ میری بیٹی تو بہت بہادر ہے۔ بہت حوصلہ والی ہے رونا نہیں صبر کرو اور بچوں کو سنبھالو۔ اس کے بعد خود بھی ضبط اور صبر کا پیکر ہی رہے۔

اولاد سے محبت اور ان کی تربیت

آپ بچوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ میری خالہ جان (مکرم حافظ صاحب مرحوم مربی سلسلہ فجی کی اہلیہ) بیان کرتی ہیں کہ رمضان المبارک کے شروع میں جب میں بچوں کے ہمراہ بہاولپور جانے لگی تو مجھے کہنے لگے کہ جاؤ ضرور مگر عید کے بعد جلدی آنے کی کوشش کرنا ساتھ مجھے تاکید کی کہ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جس شخص کی دو بیٹیاں ہوں اور دونوں کی اچھی تربیت کرے تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ یہ حدیث سنا کر مجھے کہا کہ میری چھ بیٹیاں ہیں اگر سب بچیاں مل کر میرے لئے دعا کریں تو ہو نہیں سکتا کہ میرا خدا مجھے معاف نہ کرے۔ بیٹیوں کے ساتھ پیار کا یہ عالم تھا کہ ہم میں سے ہر کوئی یہ سمجھتا تھا کہ ابا جان مجھ سے زیادہ پیار کرتے ہیں۔ ایک دفعہ ہم بہنوں کو پاس بٹھا کر پیاری پیاری باتیں کر رہے تھے کہ کسی بات پر ہنستے ہوئے جوش میں آکر سب کو اکٹھے گلے لگا لیا۔ اس وقت گھر میں کام کرنے والی موجود تھی کہنے لگی میاں جی آپ بچیوں کو ڈھیر پیار کرتے ہیں اس لئے خدا آپ کو بیٹیاں دیتا ہے ابا جان بہت خوش ہوئے کہنے لگے تم سب گواہ رہنا کہ میں بیٹیوں سے کبھی ناراض نہیں ہوا اور خدا کی اس دین کی کبھی ناقدری نہیں کی۔

محترمہ خالہ جان بیان کرتی ہیں کہ سب بچوں سے بہت محبت تھی۔ مگر میرے بیٹے عطاء الوہاب (مربی سلسلہ جو آجکل جامعہ احمدیہ کینیڈا میں بطور استاذ خدمات بجالا رہے ہیں) سے ان کی محبت کا رنگ ہی جدا تھا۔ اس کی ہر بات مانتے۔ گھنٹوں کندھوں پر اٹھائے پھرتے۔ اس کی ذرا سی تکلیف پر تڑپ اٹھتے تھے۔ مکرم حافظ صاحب کی وفات کے معاً بعد یہ بیمار ہو گیا۔ بے حد ضدی اور چڑچڑا۔ ایسے میں رات گئے اسے اٹھائے اٹھائے پھرتے اس کی دوا وغیرہ کا خاص خیال رکھتے۔ بار بار تاکید کرتے کہ وقت پر دوا دی جائے۔ اکثر اس کی ضد ہوتی کہ نانا ابا گھوڑا بنیں۔ اسے کندھوں پر اٹھا لیتے اور وہ بہت خوش ہوتا۔ اسے خوش دیکھ کر نہال ہو جاتے۔ ایک دفعہ ابا جان کی تکلیف کے خیال سے میں نے اسے منع کیا تو ابا جان مجھے کہنے لگے کہ اسے کندھوں پر بٹھا کر مجھے جو لطف اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ مجھے اس سے محروم نہ کرو۔ ایک دفعہ مجھے کہنے لگے کہ جب عطو میرے کندھوں پر سوار ہوتا ہے تو گویا مجھ پر اس کا احسان ہوتا ہے۔

روزانہ صبح سیر کے لئے بچوں کو لے جاتے راستے میں باتوں باتوں میں ان کو نصائح کرتے اور تربیت کی خاطر مختلف طریقے سے سمجھاتے تھے۔

والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم فیصل آباد میں سکول جایا کرتے تھے تو واپسی پر راستہ میں اکثر ہیجڑے مجمع لگا کر ناچتے تھے خاکسار کے والد صاحب نے ہمیں سختی سے منع کیا ہوا تھا کہ بعض لوگ ہوتے تو مرد ہیں لیکن عورتوں کا لباس پہن کر ناچ گانا کرتے ہیں ان کا تماشہ جہاں نظر آئے وہاں سے آنکھیں نیچی کر کے نکل آیا کرو۔ ایک مرتبہ والد صاحب اتفاقاً چھٹی کے وقت اسی راستہ سے آرہے تھے جس راستہ سے ہم گھر آتے تھے تو یہ دیکھ کر کہ ہیجڑے تماشہ لگائے بیٹھے ہیں اور میری بچیاں وہاں سے سر جھکائے جارہی ہیں تو بہت خوش ہوئے اور پیچھے سے آکر ہمیں گلے لگا لیا اور شاباش دی۔

خاکسار کی والدہ بتاتی تھیں کہ مکرم ابراہیم چیمہ صاحب فیکٹری ایریا کے ساتھ اباجی کا بہت اٹھنا بیٹھنا تھا ان کی بہو نے مجھے اباجی کے بارہ میں ایک واقعہ بتایا کہ ایک مرتبہ مولوی صاحب ان کے ہاں تشریف لائے تو میں نے مولوی صاحب سے درخواست کی ہمارے بچے بہت ضد کرتے ہیں اور روتے ہیں آپ ان کے لئے دعا کریں۔ اس پر مولوی صاحب نے انہیں کہا کہ جب بچے رویا کریں تو انہیں جائے نماز بچھا دیا کرو کہ اس پر رو رو کر مانگو جو مانگنا ہے۔ خاکسار کی والدہ بیان کرتی ہیں کہ ابا جی ہمیں بھی جائے نماز ڈال دیا کرتے تھے کہ جب رونا آئے تو خدا کے حضور رویا کرو اور جو چاہئے اسی سے مانگا کرو اور خود ان کی اپنی نماز بھی نہایت متضرعانہ ہوا کرتی تھی۔ اباجی اتنا رویا کرتے تھے کہ ان کے رونے اور چلانے کی آواز سارے گھر میں آیا کرتی تھی۔

جماعت سے اخلاص ومحبت اور دین کے لئے غیرت

محترم قریشی عبدالجلیل صادق صاحب سابق صدر محلّہ دارالرحمت غربی (1980ء تا 1985ء) بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کی طبیعت پر مولوی صاحب کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو جو آج تک نقش ہے وہ یہ ہے کہ مولوی صاحب جماعتی پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر شمولیت اختیار کرتے تھے اور 1981ء یا 1982ء کی بات ہے کہ 20 فروری یا 23 مارچ کے حوالہ سے کوئی تقریب آرہی تھی۔ مولوی صاحب بہت بیمار تھے اور صاحب فراش تھے خاکساران کی عیادت کے لئے گیا حال دریافت کرنے کے بعد خاکسار نے درخواست کی کہ اگر آپ کی صحت اجازت دے تو آپ کی تقریر رکھ لیں۔ اس پر آپ کا فوری ردّعمل یہ تھا کہ آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا ''جلیل تم نے مجھ سے بڑی زیادتی کی ہے تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں میں آؤں گا اور ضرور آؤں گا''۔ چنانچہ اگلے روز وہ تشریف لائے اور تقریر فرمائی۔

محترم نانا جان اپنی ڈائری میں دو واقعات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''چند ایک واقعات تحریر کرتا ہوں جو میں خدا کو حاضر ناظر جان کر بیان کرتا ہوں۔

(1) پہلا واقعہ 1937ء کا ہے اور آموں کے موسم کا واقعہ ہے۔ محلّہ دارالرحمت قادیان میں ایک دکاندار عبدالمجید صاحب ابن میاں مہردین صاحب تھے جو پہلے مدرسہ احمدیہ میں پڑھتے تھے مگر بعد میں کسی وجہ سے غالباً والد صاحب کے فوت ہو جانے کی وجہ سے تعلیم چھوڑ کر والد کا کام سنبھال لیا اور تجارت کرنے لگے۔ عبدالمجید صاحب کے ننھیال گھروٹہ ضلع گورداسپور کے نزدیک ایک چھوٹے سے گاؤں میں تھے جس کا نام اب مجھے یاد نہیں۔ عبدالمجید صاحب نے آموں کے موسم میں اپنے ننھیال جانے کا پروگرام بنایا جہاں بڑی کثرت سے آم ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں سیدنا حضرت المصلح الموعود کے حکم کے مطابق جماعت میں یہ تحریک جاری تھی کہ کاروباری یا ملازم پیشہ یا کوئی بھی اپنا ذاتی کام کرنے والے احباب سال میں کم از کم پندرہ دن وقف کر کے دعوت الی اللہ کے لئے اپنے خرچ پر باہر جایا کریں اس بات کی بھی اجازت تھی کہ کوئی شخص اپنا حلقہ خود تجویز کرے اور اس حلقہ میں جا کر کام کرنا مفید رہے گا۔

عبدالمجید صاحب مرحوم نے بھی پندرہ دن دعوت الی اللہ کے لئے وقف کئے۔ مگر ساتھ ہی نظارت دعوت الی اللہ کو لکھا کہ میں اپنے ہمراہ کسی مربی کو لے جانا چاہتا ہوں تا کہ لوگوں کے سوالات کے جوابات دینے میں آسانی رہے۔ ان کی درخواست پر نظارت نے خاکسار کو حکم دیا کہ تم ان کے ہمراہ جاؤ۔ جب ہم نے اُس علاقہ میں جا کر دعوت الی اللہ کا کام شروع کیا اور اسی سلسلہ میں ایک دن گھروٹہ گئے تو وہاں کے لوگوں نے کہا، ہم تمہاری باتیں سننے کے لئے تیار نہیں۔ تم یہاں ٹھہرو ہم اپنے مولوی صاحب کو بلاتے ہیں۔ تم ان کے ساتھ مناظرہ کرو۔ ہمارے پاس حوالہ جات وغیرہ کے لئے مناظرہ کی کتب تو تھیں نہیں۔ مگر انکار کرنے کی صورت میں بُرا اثر پیدا ہونے کا امکان تھا۔ لہٰذا میں نے کہا ٹھیک ہے۔ آپ بے شک اپنے مولوی صاحب کو بلا لیں۔

ایک بڑ کے درخت کے نیچے مناظرہ شروع ہوا۔ سارا گھروٹہ ایک طرف اور ہم صرف دو احمدی۔ ہندوؤں کی کافی آبادی تھی۔ مگر ان کی ہمدردیاں بھی مخالفین کے ساتھ تھیں۔ اڑھائی تین گھنٹے مناظرہ ہوتا رہا۔ خدا تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا۔ مجھے اس کا ہاتھ اپنے سر پر محسوس ہوتا تھا۔ ذرہ بھر خوف وہراس نہیں تھا کہ ہم دو غریب الدیار احمدی اور سینکڑوں کا مشتعل ہجوم جو ہوٹنگ بھی کر رہے تھے تالیاں بجا کر تمسخر بھی کرتے تھے۔ مجھے کئی دفعہ علم ہوا کہ بڑ کے اوپر چڑھ کر کوئی شریر مجھ پر مٹی یا روڑے یا کوئی اور چیزیں پھینک رہا ہے۔ مگر یہ عاجز گنہگار اس طرف متوجہ نہیں ہوا۔ اپنی تقریر میں لگا رہا۔ بہرحال خدا تعالیٰ کی قدرت نے فساد کرنے والوں کے ہاتھ روک رکھے۔

مناظرہ کا وقت طے شدہ شرائط کے مطابق ختم ہوا۔ لوگوں نے ہمارے ارد گرد گڑ بڑ پیدا کی۔ مگر ہم دونوں اللہ کی حفاظت میں وہاں سے چلے۔ کچھ دیر بعد احساس ہوا کہ ایک شخص پیچھا کر رہا ہے۔ اس

سے کھڑے ہوکر وقار سے پوچھا کہ وہ ہمارے پیچھے کیوں آرہا ہے تو کہنے لگا جب میں نے سنا کہ شریر قسم کے نوجوان اس قسم کی باتیں کررہے ہیں کہ کوئی کہتا تھا اس کی پگڑی اتار کرلے جاؤ کوئی کہتا تھا چُھرا مار کر اس کا کام ہی ختم کرو ورنہ یہ تو خاموش ہی نہیں ہوگا اتنے آدمیوں میں اکیلا بے خوف دھڑا دھڑ جواب دیتا چلا جارہا ہے۔ جب میں نے اس قسم کی گفتگو سنی اور اُن کے بُرے ارادوں کو بھانپ لیا تو بھاگ کر اپنے گھر گیا اور وہاں سے یہ چُھرا لے کر اسے بغل میں چھپا کر واپس آیا اور تمام عرصہ جب تک مناظرہ ہوتا رہا آپ کی پُشت پر کھڑا رہا کہ اگر کسی نے آپ پر حملہ کیا تو یہ چھرا اس کے پیٹ میں گھونپ دوں گا۔ مجھے چونکہ آپ سے پیار ہوگیا تھا اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ اپنے پیار کا اظہار کردوں اس لئے آپ کو یہ بتانے آیا ہوں۔ خاکسار نے اس کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔

(2) مارچ 1944ء کا واقعہ ہے ایک صاحب جن کا نام برکت اللہ تھا اور انبالہ کے باشندہ تھے، دہلی ڈاکخانہ کے محکمہ میں غالبًا پوسٹ ماسٹر تھے جو تازہ تازہ احمدی ہوئے تھے۔ بڑے مخلص اور دانشمند بزرگ تھے۔ خوب سوچ سمجھ کر انہوں نے احمدیت کو قبول کیا تھا۔ چونکہ ان کا سارا خاندان اس وقت تک احمدی نہیں ہوا تھا اس لئے انہوں نے جماعت انبالہ کے زیرانتظام پروگرام بنایا کہ ان کے گھر کے سامنے جو چھوٹا سا میدان ہے وہاں جلسہ کیا جائے۔ چنانچہ ساری جماعت نے بالاتفاق جلسہ کا فیصلہ کیا۔ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ جب خاکسار تقریر کے لئے کھڑا ہوا۔ ابھی چند الفاظ ہی کہے تھے کہ ہلڑ بازوں نے ہنگامہ شروع کردیا کہ مرزائیوں کا جلسہ ہرگز نہیں ہونے دیں گے۔

احمدی احباب گھبرا گئے۔ خاکسار نے اعلان کیا کہ ہم نے جلسہ کرنا ہے۔ جس نے تقریر سننی ہے سنے۔ دوسرے چلے جائیں۔ ہم جلسہ بند نہ کریں گے۔ چنانچہ پولیس بھی آگئی اور اس نے ہمیں جلسہ کرنے کا کہا۔ اس طرح جلسہ مکمل ہوا۔ چنانچہ خاکسار نے اپنی تقریر جاری رکھی اور یوں جلسہ ہوگیا۔

نانی اماں نانا جان کا فیصل آباد کے حوالے سے ایک واقعہ ہمیں سنایا کرتی تھیں کہ ایک مرتبہ آپ بازار میں سے گزر رہے تھے کہ چند افراد آپ کے پیچھے ہولئے اور آپ کو گالیاں دینے لگے اور بُرا بھلا کہنے لگے اتنے میں ایک دکان دار نے آپ کو آواز دی کہ مولوی صاحب ذرا بات سنئے گا آپ دکان کے اندر داخل ہوئے تو اس دکاندار نے آپ کو پچھلے دروازے سے نکال کر کہا کہ مولوی صاحب آپ یہاں سے نکل کر کسی محفوظ جگہ منتقل ہوجائیں کچھ دیر گزرنے پر جب آپ دکان سے باہر نہ آئے تو ان حضرات نے دکان میں داخل ہوکر پیچھے راستے سے آپ کو جاتا دیکھ کر پھر آپ کا تعاقب شروع کردیا اور چند ہی لمحات میں یہ چھوٹا سا ٹولا جم غفیر بن گیا لیکن آپ مطمئن ہوکر چلتے رہے اور اس جلوس کی پرواہ نہ کی اتنے میں ایک گمنام آدمی نے بلند آواز سے روکا۔ اس پر نانا جان تیز قدموں سے وہاں سے دور نکل آئے اور وہ جلوس وہیں تتر بتر ہوگیا۔

نانی اماں اکثر اپنے حالات و واقعات سنایا کرتی تھیں جن میں پارٹیشن کے دکھ بھرے واقعات کے علاوہ فیصل آباد میں بے سروسامانی میں گزرے وقت کا اکثر ذکر ہوا کرتا تھا۔ نانی اماں کی آنکھیں وہ واقعات سناتے وقت اکثر ڈبڈبا جاتیں۔ کہ جب میری شادی تمہارے نانا جان سے ہوئی تو بوڑھے ماں باپ کے علاوہ تمہارے نانا جان کے بڑے بھائی کی بیٹیاں اور ان کی پہلی بیوی سے تین بیٹوں کی ذمہ داری شروع دن سے ہی مجھ پر ڈالی گئی۔ کچھ ہی عرصہ کے بعد پارٹیشن کے انتہائی سخت ترین دور کا سامنا کرنا پڑا۔ جب سارا گھر بار چھوڑنا پڑا۔ نانا جان اور نانی جان کا گھر دارالرحمت میں بورڈنگ ہاؤس کے بالکل سامنے تھا۔ جب تمام احمدی احباب کو بورڈنگ ہاؤس میں حفاظت کی غرض سے منتقل کیا گیا تو نانی اماں کو اپنے بوڑھے سسر، ایک بیٹی عمر تین سال ایک بیٹا عمر چند ماہ بورڈنگ ہاؤس کے ایک کونے میں دیگر افراد جماعت کے ساتھ جگہ ملی۔ نانی اماں اکثر یہ واقعہ بیان کرتے وقت رو پڑتی تھیں اور آواز میں درد بڑھ جاتا تھا کہ بورڈنگ سے مجھے اپنا گھر نظر آتا تھا جسے سکھ لوٹ رہے تھے سارا سامان ایک ایک کرکے جاتا رہا اور ہم بے بس بے سروپا زمین پر پڑے وقت گزارنے پر مجبور تھے۔ بیٹا بھی شدید بیمار پڑ گیا اور اسی کسمپرسی کی حالت میں وہ اس جہانِ فانی سے رخصت ہوگیا اور اسے بورڈنگ کے قریب ہی بغیر کفنائے دفن کردیا گیا۔ کچھ دن بعد ہی تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سامنے والی گراؤنڈ میں پاکستان سے ٹرک آئے جن میں ہم سوار ہوکر پاکستان آئے۔ جس ٹرک میں ہم سوار تھے اس میں ایک فوجی افسر بھی تھا اس نے ہمیں ٹرک پر سوار کیا اور میری چھوٹی بیٹی جو اس وقت چائے کے لئے رو رہی تھی اسے چائے دی اور کہا کہ تو میری بہن ہے میں تیرا بھائی۔ کوئی مسئلہ ہو تو بے فکر ہوکر بتانا۔ جب یہ قافلہ لاہور پہنچا تو آپ کے سسر حضرت چوہدری حکم دین صاحب ٹرک سے گر پڑے اور اسی زخم سے ان کا وصال ہوگیا۔ نانی اماں نے یہ سارا وقت بڑی بہادری اور حوصلہ اور صبر سے گزارا جبکہ خاوند بھی ساتھ نہ تھا۔ آپ کے سسر چونکہ موصی تھے اور حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ اس وجہ سے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے صاحب نے انھیں امانتاً لاہور میں سپرد خاک کیا اور پھر ربوہ آباد ہونے پر آپ کی میت کو بہشتی مقبرہ ربوہ منتقل کیا۔ نانا جان نے صاحبزادہ صاحب کے اس احسانِ عظیم کو ہمیشہ یاد رکھا اور اس کا ذکر آپ نے اپنی ڈائری میں بھی فرمایا ہے۔

نانی اماں بیان کرتی تھیں کہ جب ہم فیصل آباد آئے تو ہمارے پاس کچھ بھی نہ تھا محض ایک چارپائی تھیں جو نانا جان کے استعمال کے لئے چھوڑ رکھی تھیں۔ باقی سب افراد خانہ رات کو عشاء کی نماز کے بعد صفوں کو کمرے میں ڈال کر سونے کے لئے استعمال کرتے تھے اور فجر کی نماز سے پہلے واپس بیت الذکر میں ڈال آتے۔

ایک مرتبہ امراء اضلاع کی میٹنگ میں کسی نے یہ تجویز حضرت مصلح موعود کی خدمت میں پیش کی کہ مربیان بہت تنگ دستی کا شکار ہیں ان کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ ہم جو انھیں دیتے ہیں وہ گزارا کے لئے ہوتی ہیں۔ جو جماعتیں مستحکم ہیں اور مالی کشائش رکھتی ہیں وہ اپنے مربیان کی امداد کیا کریں۔ اس پر امیر صاحب نے مولوی صاحب کی امداد کرنا چاہی تو آپ نے انکار کردیا۔ اس پر حضرت مصلح موعود کو جب بتایا گیا کہ مولوی صاحب تو لینے سے ہی انکار کردیتے ہیں تو آپ نے فرمایا وہ جٹ آدمی ہیں وہ نہیں لیں گے۔

ایک مرتبہ حضرت خلیفہ ثالث نے ایک پیغام کسی جماعت میں بھجوانا تھا جو فوری تھا اس وقت تیز آندھی چل رہی تھی نانا جان فوراً گئے اور عصر سے قبل بیت مبارک میں آکر بیٹھ گئے حضور آئے تو آپ کو وہاں دیکھ کر استفسار فرمایا کہ مولوی صاحب آپ گئے نہیں؟ اس پر نانا جان نے بتایا کہ وہ پیغام تو میں دے بھی آیا ہوں۔

اسی طرح کا ایک اور واقعہ ہے کہ جب 1974ء میں مقدمات ہو رہے تھے تو حضرت خلیفة المسیح الثالث نے حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب کو جو اس کیس کی پیروی کررہے تھے کو آپ کے ذریعے چند کاغذات بھجوائے جو آپ بھیس بدل کر دینے گئے۔ حضور نے فرمایا کہ مولوی صاحب آپ کے ساتھ ایک اور شخص بھی آپ کے پیچھے جائے گا لیکن آپ نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھنا اور اس شخص کو یہ تاکید کی کہ جب مولوی صاحب وہ کاغذات شیخ صاحب کو پہنچا دیں تو وہیں سے فوراً واپس آکر مجھے اطلاع دیں۔ اس پر وہ شخص آکر بیت مبارک میں سو رہا عصر پر جب حضور بیت مبارک میں تشریف لائے تو اس سے استفسار کیا کہ وہ کاغذات پہنچ گئے۔ جس پر اس نے رسیدگی کی اطلاع دیتے ہوئے بتایا کہ میں تو کافی دیر کا واپس آچکا ہوں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ میں اتنی دیر کا تمہارا انتظار کررہا تھا اور پریشان تھا کہ اب تک تم آئے کیوں نہیں۔

آپ 14۔ اگست 1983ء کو رات دس بجے اس جہانِ فانی سے رخصت ہوئے۔ آپ کی یہ بھی خواہش تھی کہ حضرت خلیفة المسیح الرابع جو ان دنوں بیرونِ ملک دورہ پر جارہے تھے آپ کا جنازہ پڑھا کر جائیں۔ چنانچہ دورہ بیرونِ ملک سے چند روز قبل ہی آپ کی وفات ہوئی۔ حضرت خلیفة المسیح الرابع نے بیت مبارک ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

دعا۔ سائیں

میرے حق میں کوئی دعا سائیں
بے رنگ ہوں رنگ چڑھا سائیں

گم کردہ راہ مسافر ہوں
مجھے کوئی راہ دکھا سائیں

میرے دل میں نور ظہور کرے
میرے من میں دیا جلا سائیں

میری جھولی میں پھل پھول گریں
کوئی شاخِ سبز ہلا سائیں

میرے تن کا صحرا مہک اٹھے
میری ریت پہ پھول اُگا سائیں

میرے دل میں تیرا درد رہے
ہو جائے دل دریا سائیں

مجھے لفظوں کی خیرات ملے
میرا ہو مضمون جدا سائیں

کوئی نہیں فقیر مرے جیسا
کہاں دہر میں تجھ جیسا سائیں

میری آنکھ میں ایک ستارہ ہو
میرے ہاتھ میں گلدستہ سائیں

تیری جانب بڑھتا جاؤں میں
اور ختم نہ ہو رستہ سائیں

تیرے پھول مہکتے رہیں سدا
تیرا جلتا رہے دیا سائیں

اکرم محمود

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 122166 میں Hanifat

زوجہ Apooyin قوم ...... پیشہ تدریس عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Oke-Oloro ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14 فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 12 ہزار Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hanifat گواہ شد نمبر 1۔ Dhunoorain S/o Bello گواہ شد نمبر 2۔ Qasim S/o Ayekola

مسل نمبر 122167 میں Mashel Maliha Chaudhry

بنت Abdul Manan Azhar Chaudhry قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن London ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 9 فروری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 50 Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Mashel Maliha Chaudhry گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Maan Azhar S/o Ch.Abdul Karim گواہ شد نمبر 2۔ Raja Abdul Hamid S/o Raja Suba Khan

مسل نمبر 122168 میں Maira Asim

بنت Muhammad Asim قوم .... پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Southmead ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17 فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 4.30 گرام 98 Pound Sterling اس وقت مجھے مبلغ 80 Pound Sterling ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Maira Asim گواہ شد نمبر 1۔ Basil Ahmad Tahir S/o Muhammad Asim گواہ شد نمبر 2۔ Muhammad Asim S/o Ch.Muhammad Rafiq

مسل نمبر 122169 میں Sharif Ahmad Javed

ولد Mirza Karam Din قوم مغل پیشہ پرائیویٹ ملازمت عمر 54 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن .... ضلع و ملک United Kingdom بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 9 اپریل 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار 200 Pound Sterling ماہوار بصورت Private مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Sharif Ahmad Javed گواہ شد نمبر 1۔ Munawar Javed S/o Sharif Ahmad Javed گواہ شد نمبر 2۔ Raja Abdul Hameed S/o Raja Jevay Khan

مسل نمبر 122170 میں سمیرا رفیق

زوجہ محمد آصف بٹ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Nurnberg ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 17 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 11 تولہ 3900 یورو (2) حق مہر 5 ہزار یورو اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سمیرا رفیق گواہ شد نمبر 1۔ محمد آصف بٹ ولد محمد یوسف بٹ گواہ شد نمبر 2۔ رانا محمد سرور ولد رانا عمران دین

مسل نمبر 122171 میں Abdur Rasaq

ولد Odegbo قوم ...... پیشہ ملازمتیں عمر 43 سال بیعت 1943 ساکن Ilisan ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 15 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Abdur Rasaq گواہ شد نمبر 1۔ Idris S/o A.Rahman گواہ شد نمبر 2۔ Ahmad S/o Abd Raheem

مسل نمبر 122172 میں Adetyi Rasaq

ولد Adetoyi Bello قوم .... پیشہ سول ملازمت عمر 46 سال بیعت 1978ء ساکن Osogbo ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16 مارچ 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 32 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ Adetyi Rasaq گواہ شد نمبر 1۔ Razaq S/o Abd Rasheed گواہ شد نمبر 2۔ Hassan S/o Akintola

مسل نمبر 122173 میں Hassanat

زوجہ Ibraheem قوم ...... پیشہ نرسنگ عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Igbo-Ora ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13 مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 1 لاکھ Naira اس وقت مجھے مبلغ 1 لاکھ 3 ہزار Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Hassanat گواہ شد نمبر 1۔ Tahir S/o Adeyemi گواہ شد نمبر 2۔ Abdul Hameed S/o Salaudeen

مسل نمبر 122174 میں Islamiyat

زوجہ Olaepo قوم .... پیشہ خانہ داری عمر 33 سال بیعت 1982ء ساکن Ilesa ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15 اگست 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 15 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 6 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Islamiyat گواہ شد نمبر 1۔ Tahir S/o Adeyemi گواہ شد نمبر 2 Ibrahim S/o Adejimi

مسل نمبر 122175 میں Rofiat Filyas

زوجہ Ilyas قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت 1999ء ساکن Ile ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16 اگست 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 50 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 5 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Rofiat Filyas گواہ شد نمبر 1۔ M.Noor Udeen S/o Ilays گواہ شد نمبر 2۔ Ibrahim S/o Adejimi

مسل نمبر 122176 میں Fausat

زوجہ Badmus قوم ...... پیشہ تجارت عمر 50 سال بیعت 1980 ساکن Asaka ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 9 دسمبر 2012 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 5 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Fausat گواہ شد نمبر 1۔ Muneen S/o Bello گواہ شد نمبر 2۔ Bankole Hlahyullah S/o J.Bemkole

مسل نمبر 122177 میں Bintu Bakare

زوجہ Bakare قوم .... پیشہ خانہ داری عمر 69 سال بیعت 1998ء ساکن Asaka ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14 مئی 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 1 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 2 ہزار Naira ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Bintu Bakare گواہ شد نمبر 1۔ Muneer S/o Bello گواہ شد نمبر 2۔ Sikirulahi S/o Olaniyan

مسل نمبر 122178 میں Bilqees

زوجہ Dahunsi قوم .... پیشہ درزی عمر 39 سال بیعت 2009 ساکن Odo Ona Elewe ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13 جنوری 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر 10 ہزار Naira اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ Bilqees گواہ شد نمبر 1۔ Abdul Hakeem S/o Ariyo گواہ شد نمبر 2۔ Soly S/o Okntinirin

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

❁ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے داماد مکرم ظفر احمد اعوان صاحب کی والدہ محترمہ آپا سعیدہ بیگم تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسلام اعوان صاحب دارالصدر غربی قمر گزشتہ تین ہفتوں سے دل کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ 2 ہفتے طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ میں داخل رہیں۔ اب گھر آ گئی ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی جلد اور کامل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرمہ سیدہ زاہدہ منور صاحبہ صدر لجنہ حلقہ گلستان جوہر شمالی کراچی اہلیہ مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ گلستان جوہر شمالی کراچی نمونیہ اور ٹائیفائیڈ کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ پھیپھڑے شدید متاثر ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ عاجلہ اور فعال لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

❁ مکرم لطیف احمد مصطفیٰ صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میری ہمشیرہ مکرمہ امۃ النصیر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب شیخوپورہ اعصابی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ نیز گردوں میں پتھری ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم منصور احمد لقمان صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد بیوت الحمد کالونی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کے برادر نسبتی مکرم حافظ سرفراز احمد یوسف صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ اور مکرمہ حافظہ فائزہ سرفراز صاحبہ واقفہ نو کو مورخہ 7 جنوری 2016ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت زیراز احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد یوسف صابر صاحب زعیم مجلس انصاراللہ بیوت الحمد کالونی ربوہ کا پوتا اور مکرم ممتاز احمد صاحب بیوت الحمد کالونی ربوہ کا نواسہ ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کی نسبتی ہمشیرہ مکرمہ لبنیٰ بشارت صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کو مورخہ 9 جولائی 2015ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو بفضل خدا وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام فراست احمد بشارت عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد یوسف صابر صاحب زعیم انصاراللہ بیوت الحمد کالونی ربوہ کا نواسہ اور مکرم مبارک احمد صاحب طاہر آباد غربی ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب سے نومولود گان کے نیک، صالح، خادم دین، والدین کیلئے قرۃ العین اور خلافت کے جاں نثار ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سیون سائیڈ کرکٹ ٹورنامنٹ

❁ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مورخہ 2 دسمبر 2015ء تا 16 جنوری 2016ء آل ربوہ سیون سائیڈ کرکٹ ٹورنامنٹ منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ 2 دسمبر کو بعد نماز عصر محترم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت ربوہ نے نصائح اور دعا کے ساتھ اس ٹورنامنٹ کا آغاز کیا۔ یہ ٹورنامنٹ 5 مراحل میں منعقد کیا گیا۔ 44 ٹیموں نے شرکت کی۔ کل 60 میچز کروائے گئے۔ مورخہ 16 جنوری 2016ء کو ٹورنامنٹ کے فائنل میں دارالنصر وسطی نے کامیابی حاصل کی۔ فائنل کے بعد اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم سامع ملک صاحب قائمقام سیکرٹری صحت جسمانی نے رپورٹ پیش کی۔ بعدازاں مہمان خصوصی مکرم رفیق مبارک میر صاحب وکیل المال ثانی تحریک جدید نے اعزاز پانے والے اطفال میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح کیں۔ دعا کے ساتھ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ مہمانان کی خدمت میں ریفریشمنٹ بھی پیش کی گئی۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم مجدالدین صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی پھوپھو محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ زوجہ مکرم رشید احمد چٹھہ صاحب مرحوم مورخہ 2 جنوری 2016ء کو اسلام آباد میں بعمر 79 سال وفات پا گئیں۔ آپ حضرت صوفی غلام محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ کی بیٹی اور مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب مرحوم سابق وکیل المال ثانی و وکیل التعلیم کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 3 جنوری کو بعد نماز ظہر بیت المبارک ربوہ میں ادا کی گئی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری لطیف احمد جھمٹ صاحب وکیل المال ثالث تحریک جدید نے دعا کروائی۔ آپ کے ورثاء میں آپ کے بیٹے مکرم فاروق رشید چٹھہ صاحب اسلام آباد میں مقیم ہیں۔ محترمہ امۃ الرفیق صاحبہ بہت نیک اور صالح وجود تھیں۔ نماز تہجد کی ادائیگی ان کا معمول تھا اور خاندان بھر کے عزیز و رفقاء واقف کاران کے لئے ہر وقت دعا گو رہتی تھیں۔ بہت مہمان نواز تھیں۔ آخری وقت آپ کی صحت اچھی تھی۔ نظر بھی ٹھیک تھی اور آپ باقاعدگی سے الفضل کا مطالعہ کرتی تھیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم چوہدری لطیف احمد جھمٹ صاحب وکیل المال ثالث تحریک جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی مکرمہ سمیرا جاوید صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری جاوید احمد کاہلوں صاحب مورخہ 14 دسمبر 2015ء کو کیلگری کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم چوہدری مقبول احمد کاہلوں صاحب مرحوم کی بہو، مکرم ڈاکٹر عبدالصمد صاحب مرحوم ڈینٹل سرجن لوریی والا کی بیٹی اور مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم بیرسٹر سابق وکیل القانون تحریک جدید کی نواسی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم مجید احمد طارق صاحب ریجنل امیر کیلگری نے مورخہ 18 دسمبر 2015ء کو بعد نماز جمعہ پڑھائی۔ مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ریجنل امیر صاحب نے ہی دعا کروائی۔ مرحومہ بڑی خوبیوں کی مالک تھیں۔ ہر دلعزیز تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ کا چھوٹا بیٹا اقراش احمد واقف نو ابھی 6 سال کا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

❁ مکرم شاہد خرم صاحب سیکرٹری ضیافت جماعت زیلیگن شٹڈ جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مورخہ 17/اگست 2015ء کو بقضاء الٰہی وفات پا گئیں۔ ان کی نماز جنازہ مکرم ابرار احمد صاحب مربی سلسلہ نے بیت الہادی زیلیگن میں پڑھائی۔ زیلیگن شٹڈ کے قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی مربی صاحب نے ہی کروائی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور باقاعدہ تہجد ادا کرنے والی اور قرآن پاک کی تلاوت کرنے والی تھیں۔ خاکسار کے نانا مکرم مرزا صدیق بیگ صاحب قصور میں بطور امیر جماعت خدمت بجالاتے رہے اور خاکسار کی دادی محترمہ سارہ بیگم صاحبہ حضرت مسیح موعودؑ کے رفقاء میں سے تھیں۔ ہماری فیملی سکھوں سے بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوئی اس لئے جماعت احمدیہ میں سکھوانی خاندان سے مشہور تھی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں 4 بیٹے اور 2 بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک شرط بیعت

❁ حضرت مسیح موعودؑ شرائط بیعت کی شرط نہم میں فرماتے ہیں۔

''عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔''

مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی خدمت کا ایک موقع اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب کوئی شخص بیمار ہو جائے۔ بیماروں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو فضل عمر ہسپتال میں دور ونزدیک سے آتی ہے لیکن وہ اپنا علاج معالجہ خود کروانے کی استطاعت نہیں رکھتی۔ احمدی احباب و خواتین کے عطیات کے ذریعہ انہیں علاج کی ہر ممکن سہولت مفت فراہم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن سب ضرورت مندوں کیلئے یہ خدمت بجالانا احباب کے خاص تعاون سے ہی ممکن ہے۔ احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایاجات صدر انجمن احمدیہ میں ہسپتال کی مد امداد نادار مریضاں/ ڈویلپمنٹ میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ضرورت کارکنان

❁ دفتر روزنامہ الفضل کو ربوہ میں اخبار الفضل کی تقسیم کیلئے جز وقتی کارکنان کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جو یہ کام کرنے کے خواہشمند ہوں وہ صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

❁ مکرم رفیع احمد رند صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے رحیم یار خان اور بہاولنگر کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

29 جنوری 2016ء

5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	منتخب تحریرات مبارکہ حضرت مسیح موعود
6:10 am	یسرنا القرآن
6:15 am	ناصرات الاحمدیہ وقف نو اجتماع 28 فروری 2015ء
7:25 am	آؤ اردو سیکھیں
7:45 am	سپینش سروس
8:15 am	پشتو مذاکرہ
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	اطفال الاحمدیہ وقف نو اجتماع یکم مارچ 2015ء
1:00 pm	اسلامی مہینوں کا تعارف
1:20 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی وفقہی مسائل
4:35 pm	تلاوت قرآن کریم
4:55 pm	سیرت النبی ﷺ
6:00 pm	خطبہ جمعہ Live
7:30 pm	Shotter Shondhane Live
9:30 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2016ء
10:40 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	اطفال الاحمدیہ وقف نو اجتماع

30 جنوری 2016ء

12:30 am	اوپن فورم
1:20 am	دینی وفقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2016ء
3:20 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	یسرنا القرآن
6:00 am	اطفال الاحمدیہ وقف نو اجتماع
6:55 am	درس مجموعہ ملفوظات
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2016ء
8:20 am	دینی وفقہی مسائل
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:05 am	درس مجموعہ اشتہارات
11:10 am	الترتیل
11:40 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ 19 مئی 2012ء
1:10 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:40 pm	سوال وجواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2016ء
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
6:35 pm	درس مجموعہ اشتہارات
7:00 pm	Shotter Shondhane Live
8:05 pm	راہ ہدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:05 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ

31 جنوری 2016ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:30 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 am	راہ ہدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
3:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2016ء
5:05 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	درس مجموعہ اشتہارات
5:50 am	الترتیل
6:25 am	حضور انور کا خطاب برموقع جلسہ سالانہ ہالینڈ
7:30 am	سٹوری ٹائم
7:45 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2016ء
8:55 am	Shotter Shondhane
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:25 am	یسرنا القرآن
11:50 am	گلشن وقف نو
12:50 pm	فیتھ میٹرز
1:35 pm	سوال وجواب
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 10۔ اکتوبر 2014ء (سپینش سروس)
5:10 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	یسرنا القرآن
5:50 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2016ء
7:00 pm	Shotter Shondhane Live
8:20 pm	گفتگو
10:00 pm	کڈز ٹائم
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:25 pm	گلشن وقف نو ناصرات ولجنہ اماءاللہ

لیموں کے کھانے کے علاوہ فوائد

اگر آپ کو فریج سے ناگوار بو آتی ہو تو روئی کے ٹکڑے کو لیموں کے رس میں بھگو کر لگا دیں جس کی وجہ سے ریفریجریٹر سے بو ختم ہو جائے گی۔ بند گوبھی پکانے کے دوران اگر اس پر لیموں کے چند قطرے ٹپکا دیئے جائیں تو یہ براؤن نہیں ہوگی اور یہ سفید رہے گی۔ کھانا پکانے کے دوران باورچی خانے میں مصالحہ جات کی بو رچ بس جاتی ہے لیکن اگر لیموں کے رس کو روئی پر لگا کر کچن میں صفائی کی جائے تو تمام بو ختم ہو جاتی ہے اور باورچی خانہ بھی چمک جاتا ہے۔ اگر آپ لیموں کے رس کو اپنی جلد پر لگائیں تو وہ تروتازہ اور نرم ہو جاتی ہے اور آپ مہنگی کریموں کے استعمال سے بھی بچ جاتے ہیں۔ مکھیوں سے نجات کے لئے باورچی خانے کو لیموں پانی سے دھو لیں۔ پھلوں اور سبزیوں پر فرٹیلائزر کی سپرے کا اثر ان پر رہتا ہے لہٰذا انہیں اگر لیموں کے رس سے دھولیا جائے تو تمام جراثیم ختم ہو جائیں گے۔ اگر نمک کے غراروں سے گلے کو آرام نہ آئے تو لیموں کے چند قطرے ملا کر غرارے کرنا گلے کو آرام دیتا ہے۔ اگر آپ کے دانتوں سے خون آتا ہے تو لیموں کے پانی کی کلیاں کرنے سے افاقہ ہوگا۔ ناخنوں کو چمکدار بنانے کیلئے ایک کپ پانی میں ایک چمچ لیموں کا رس ڈالیں اور اپنی انگلیاں ان میں آدھ گھنٹہ تک بھگو دیں۔ چند قطرے لیموں کے رس اپنے سر میں لگائیں اور پھر پانی سے دھولیں، خشکی میں کمی واقع ہونے لگے گی۔

(روزنامہ انصاف 7 نومبر 2015ء)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 25 جنوری

طلوع فجر	5:41
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:38
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	18 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	9 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

25 جنوری 2016ء

6:40 am	گلشن وقف نو
8:25 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جنوری 2016ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	ہیومینیٹی کانفرنس 24 جنوری 2015ء
6:25 pm	گلشن وقف نو اطفال

نئے سال کا کیلنڈر مفت حاصل کریں۔
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
0476212434, 6211434

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

نئے لہنگے کرایہ پر حاصل کریں۔
تمام گرم ورائٹی پر زبردست سیل جاری ہے
ورلڈ فیبرکس
047 6213155
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دکان 6212837
Mob:03007700369

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکے۔ سرامکس ٹائل بھی دستیاب ہے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
موبائل: 03336174313

FR-10

بسم اللہ فیبرکس
آ گیا جی آ گیا گرم گرم سیل میلہ
مرنیہ اور لیلن کی فینسی ورائٹی بوتیک سٹائل دستیاب ہے
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ: 0300-7716468

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238